# میراث سے متعلق ایک سوال

چند ماہ قبل ہی ہمیں پوتے کی میراث کے بارے میں ایک مکتوب گرامی ملا تھا، جس پر ایک عالم کا تبصرہ پیش خدمت ہے

معزز مراسلہ نگار نے عائلی قوانین کی اس شق پر بحث کی ہے جس کی رو سے باپ کی وفات کی صورت میں یتیم پوتوں کو دادا کی میراث میں سے باپ کو زندہ فرد مان کر حصہ دیا جاتا ہے۔ اس کی تائید ائمہ اربعہ میں سے کسی مسلک سے نہیں ہوئی، یہ میراث کے احکام اور اصول کے منافی ہے، علماء نے پہلے ہی اس پر تفصیل سے لکھا ہوا ہے، مراسلہ نگار نے یہ رائے دی ہے کہ یتیم پوتوں کو بجائے دادا کی میراث میں سے حصہ دلانے کے وصیت کے ذریعہ فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے اپنی زندگی میں یا تو دادا خود پوتوں کے حق میں وصیت کر جائے ورنہ پھر وصیت کو فرض مان کر ان کو ⅓ حصہ دیا جا سکتا ہے، مراسلہ نگار کے خیال میں وصیت کرنا فرض ہے۔

جہاں تک فرضیتِ وصیت کا تعلق ہے یہ بات واضح ہے کہ وصیت جمہور فقہاء کے نزدیک اختیاری ہے نہ کہ واجب، اس لئے یتیم پوتوں اور میراث میں سے حصہ پانے والے قریبی رشتہ داروں کے لئے مرنے والے پر وصیت لازم نہیں ہے (رد المختار ج ۵۔ ص ۴۵۸)۔ البتہ بعض علماء نے ان قریبی رشتہ داروں کے لئے جن کو میراث میں سے حصہ نہیں ملتا جیسے یتیم پوتے وغیرہ، وصیت واجب قرار دی ہے۔ اگر مرنے والا وصیت نہ کرے، اور بغیر وصیت کے مر جائے تو ان کے نزدیک یتیم پوتوں کے حق میں خود بخود وصیت نافذ تصور ہوگی۔ اور اس صورت میں یتیم پوتوں کو دادا کی میراث میں سے حصہ مل جائے گا بشرطیکہ وہ میراث کی ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔ ورنہ ایک ثلث ہی ملے گا۔ اس قول کی نسبت اسحٰق ابو سلیمان، سعید بن المسیب حسن بصری، اور احمد بن حنبل کی طرف کی جاتی ہے۔ ابن حزم کا بھی یہی نقطۂ نظر ہے۔ (ملاحظہ ہو ابن حزم محلی ج ۹۔ ص ۳۱۵-۳۱۴) نیز دیکھئے عمر بن عبداللہ، احکام المواریث ص ۳۳۲۔ اور عبدالرحیم الترکۃ وما یتعلق بہا من الحقوق۔ ص ۲۰۵)

یتیم پوتے کی میراث کا مسئلہ حل کرتے ہوئے حکومت مصر نے ۱۹۴۶ء میں مروجہ قانون وصیت میں ترمیم کر کے اس کو ملکی قانون کا حصہ بنا دیا۔ اس کے رو سے ہر یتیم پوتے کو اپنے دادا یا دادی کی میراث میں سے حصہ

مل جاتا ہے۔ خواہ اس کے دادا نے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ (ملاحظہ ہو عبدالرحیم۔ الترکۃ وما یتعلق بھا من الحقوق۔ ص ۲۰۵) معزز مراسلہ نگار کی اس رائے سے اتفاق کیا جا سکتا ہے کہ بجائے احکام میراث کو یکسر نظر انداز کر کے یتیم پوتوں کو باقاعدہ دادا کی میراث میں حصہ دار بنا دیا جائے، بہتر ہوگا کہ قانون وصیت پر عمل کیا جائے جس میں اس کی گنجائش موجود ہے۔

یتیم پوتے کی میراث کا مسئلہ اختلافی ہے۔ اس لئے اس کے بارے میں کوئی قطعی بات نہیں کی جا سکتی یہ مجتہدین کے اجتہاد اور ان کے دلائل پر موقوف ہے۔

احمد حسن

************